نگاہِ اولین

مذہبی رواداری اور امن واستحکام کیسے حاصل ہوگا

مدیر التحریر

ایرانی سفارت کار کے ہمراہ فرقہ جعفریہ کے چیدہ چیدہ ارکان، جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی میں حاضر ہوئے۔ جامعہ کی لائبریری اور دارارقم للانجال کا تفصیلی دورہ کیا۔انہوں نے امن واخوت، اسلامی بھائی چارے کے فروغ اور مذہبی رواداری کی شدید اہمیت جتلائی۔

تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کے صدر جناب ساجد نقوی نے گلگت میں منعقدہ قیامِ امن کے معاہدے کے پس منظر میں ایک وفد کے ہمراہ بلتستان کا دورہ کیا۔اس دوران موصوف نے جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی میں بھی اکابرین جمعیت اہل حدیث بلتستان کے ساتھ گفت وشنید کی۔استقبال اور تبادلہ خیالات کرنے والوں میں امیر جمعیت اہل حدیث بلتستان مولانا عبدالرحمٰن حنیف، نائب امیر مولانا ابراہیم محمد علی خطیب، نائب ناظم اعلیٰ حافظ عبیدالرحمٰن مدنی، رئیس مجلس عمل مولانا محمد حسین آزاد رحمانی اور امیر شؤن الدعوۃ مولانا محمد ابراہیم خان شامل تھے۔

جمعیت اہل حدیث بلتستان کے نمائندوں نے ہر دو وفد کے ساتھ خیر سگالی کا اظہار کیا۔گلگت میں قیام امن کی دوطرفہ کوشش کو خراج تحسین پیش کیا۔اور قیام امن کے سلسلے میں اپنے فرائض کی انجام دہی حسب سابق خوش اسلوبی سے جاری رکھنے کی یقین دہانی کرائی۔ کیوں نہ کرتے! امن وامان اور رواداری واقعی قابل قدر صفات ہیں۔اور موجودہ خون آشام حالات میں اس کی ضرورت روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔لیکن یہ امن ومروت صرف ہاؤہو کی خاطر یک روزہ یا یک ماہی نہیں، بلکہ دائمی اور ابدی ہونا لازمی ہے؛ ورنہ ہرگز سودمند نہیں ہوگا۔ بلکہ الٹا امن وامان کو غارت کرنے والا اور سکون ومحبت کو فنا کرنے والا اقدام ہوگا۔

29 جون 2013ء کو وزیر پور شگر میں "یاحسین" کی چاکنگ کے "یا" کو مٹاتے ہوئے چند بچوں کو پکڑا گیا اور خوب ہراساں کر کے عدالت میں من مانا بیان دلایا گیا۔ان کا کہنا تھا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق کسی مخلوق کو غائبانہ مدد کے لیے پکارنا شرک ہے،اس لیے ہم صرف "یا" کو مٹانا چاہتے تھے۔اس بیان

پر انہیں تو فارغ کر دیا گیا: لیکن ان کے سرپرستوں کو گرفتار کر کے تشدد کیا گیا۔

یہ تو تھی انتظامیہ اور عدالت کی قانونی کارروائی۔ لیکن پورے مسئلے کا جائزہ لیا جائے تو ایک طرف مذموم بچگانہ شرارت تھی اور دوسری طرف اس چھوٹے سے واقعے کو بدامنی اور افراتفری پھیلانے کا زرین موقع سمجھ کر انتہائی مبالغہ آمیز اشتعال انگیزی کی دیدہ ودانستہ کوشش، جس کا ہر مقامی شخص گواہ ہے جنہوں نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر امام جمعہ و جماعت صاحب کی انتہا پسندی کو سن لیا۔ اس کے رد عمل میں راتوں رات درجنوں گاڑیوں میں مشتعل لوگ وہاں پہنچ گئے۔ سنا ہے کہ نو واردوں پر اصل صورت حال واضح ہوئی تو انہوں نے مذکورہ صاحب کی مذمت کی۔ لیکن کل تک امن ومروت کا درس دینے والے قائدین کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ دانستہ غلط بیانی کرنے والے کو گرفتار کر کے کوئی "راست اقدام" اٹھانے کا مطالبہ کرتے۔

امن اور اتحاد کے داعیوں کو یہ حقیقت کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ امن وامان اور مذہبی رواداری جو کہ ہر ایک فرد اور ہر ایک جماعت کی شدید ضرورت ہے' کبھی یک طرفہ طور پر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور اگر کبھی دھونس دھمکی اور سرکاری دباؤ کے تحت اس کا اعلامیہ جاری کروالیا جائے، تو وہ ہرگز پائیدار اور مفید نہیں ہوسکتا۔

امن وامان اور مذہبی رواداری کی پائیدار فضا قائم کرنے کے لیے ہر شخص کو ذاتی طور پر اس ضرورت کا احساس کرنا چاہیے۔ زیادہ تر ذمہ داری مذہبی وسماجی نمائندوں پر عائد ہوتی ہے کہ ایسی کسی شرارت کے موقع پر حقیقی صورت حال کا منصفانہ جائزہ لے کر معاملہ رفع دفع کرنے کی پرخلوص کوشش کریں۔

مذہبی رواداری اور امن وامان کی پیار بھری فضا کے قیام کے لیے انتہائی ناگزیر ہے کہ عوام الناس اور خاص کر قیادت کی سطح پر انتہا پسندی سے پرہیز کیا جائے۔ تاریخی واقعات کو "تاریخ" ہی رہنے دیا جائے۔ دین اسلام کے احکام رسول اللہ ﷺ سے ہم تک جن جن ہستیوں کے ذریعے پہنچے ہیں ان تمام کا احترام کیا جائے۔ فرقہ وارانہ مذہبی تہواروں کو خاموشی سے اپنی اپنی عبادت گاہوں کی چاردیواری تک ہی محدود رکھا جائے۔ سرعام نعرہ بازی، پوسٹر اور چاکنگ کو مضبوط قانونی طاقت کے ذریعے روکا جائے۔ اور ان اقدامات کے بغیر خالی خولی اعلانات اور یک طرفہ کارروائیوں کے ذریعے امن ومروت اور اتحاد کا عظیم نصب العین ہرگز حاصل نہ ہونے پر یقین کامل رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص قائد کا حامی وناصر ہو۔ آمین